باب: 62

نظام الدین اولیاءؒ

(Nizamuddin Auliya ra, 1238-1325 AD)

نظام الدینؒ کا اصل نام سید محمد ہے۔ آپ کو سلطان المشائخ کہا جاتا ہے۔ محبوب الٰہی اور شمس الملک بھی آپ کے القابات ہیں۔ آپ 1238ء میں بدایوں، ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ ویسے آپ کا آبائی وطن بخارا تھا۔ آپ کے دادا اور نانا اپنے خاندانوں کے ساتھ چنگیز خان کی لڑائی کے سبب بخارا سے لاہور پہنچے اور بعد میں بدایوں منتقل ہوگئے۔ آپ کے والد کا نام سید احمد اور والدہ کا نام بی بی زلیخا ہے۔ آپ کی والدہ نے آپ کی پوری تعلیم اور تربیت کی۔ آپ نے نوعمری میں ہی تفسیر، حدیث اور فقہ کی تعلیم میں دسترس حاصل کرلی۔ خواجہ شمس الدین خوارزمیؒ، مولانا احمد تبریزی اور مولانا کمال الدین محدثؒ آپ کے اساتذہ میں سے تھے۔ آپ نے علوم دینیہ کے علاوہ ہندسہ اور ہیئت کے علوم میں بھی دلچسپی لی۔

حضرت نظام الدینؒ نے جب بابا فرید گنج شکرؒ کے متعلق سنا تو ان سے ایک قلبی تعلق سا پیدا ہو گیا لہٰذا آپ 1257ء میں اودھن جاکر بابا صاحب سے بیعت ہوگئے۔ چار سال بعد آپ کو خلافت عطا ہوئی۔ اس کے بعد آپ دہلی تشریف لائے اور درس و تدریس کا سلسلہ قائم کیا۔ پھر غیاث پور میں سکونت اختیار کی۔ اس پورے عرصے میں آپ کو مالی طور پر تنگی کا سامنا رہا۔ اسی زمانے میں ایک غیر معمولی واقعہ پیش آیا جس کی تفصیل کچھ یوں ہے، کہ آپ کے پاس کُل آدھ سیر آٹا تھا جو کہ ایک ہنڈیا میں ابالا جا رہا تھا۔ اتفاق سے ایک مجذوب کا ادھر سے گذر ہوا۔ وہ مجذوب آپ کے پاس پہنچا اور کچھ کھانے کے لیے مانگا تو آپ نے وہی ہنڈیا اس کے سامنے رکھ دی۔ اس نے پہلے تو کچھ کھایا پھر ہنڈیا زمین پر دے ماری اور کہا"۔۔ درویش نظام الدین! حضرت شیخ فرید الدین مسعود نے تم کو نعمتِ باطنی عطا کی ہے، لیکن تمھارے فقر ظاہری کی دیگ کو آج میں نے توڑ دیا۔۔" ۔ کہا جاتا ہے کہ اس دلچسپ واقعہ کے بعد آپ کے مالی حالات میں نمایاں تبدیلی آگئی۔

Siddiqui Publications

نظام الدینؒ کو زیادہ عروج خلجیوں کی بادشاہت میں ہوا، خاص طور پر علاءالدین خلجی کے دور میں۔ تمام ہی بادشاہ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے اور آپ سے میل جول بڑھانے کے خواہشمند رہتے تھے لیکن آپ ہمیشہ ان سے ملنے سے کتراتے تھے۔ آپ کا کہنا ہوتا کہ میں ایک درویش ہوں اور درویشوں کا بادشاہوں سے کیا کام۔۔؟

آپ کے بہت سے شاگردوں میں امیر خسرو، رفیع الدین ہارون، سید حسین کرمانی، سید محمد امام اور امیر احمد سنجری کے نام ملتے ہیں۔ فوائد الفوائد، فصل فواد، راحت المبین اور سید الاولیاء آپ کی چار تصنیفات ہیں۔ فوائد الفوائد کو آپ کے خلیفہ امیر احمد سنجری نے مرتب کیا ہے۔

تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے کہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے دستر خوان پر کئی ہزار لوگ کھانا کھاتے تھے۔ مگر لوگ حیران رہتے کہ اتنا روپیہ آپ کے پاس کہاں سے آتا ہے۔ اور جب وہ یہ دیکھتے کہ نذر و نیاز کی رقمیں بھی آپ اپنے پاس نہیں رکھتے، بلکہ اسی وقت فقیروں میں بانٹ دیتے ہیں تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہتی۔

جس وقت نظام الدینؒ، سلطان المشائخ کے رتبے تک پہنچے اس وقت تک تصوف اور درویشی دونوں کی نئی ترجمانی ہو چکی تھی۔ اُس وقت محی الدین ابن عربیؒ کا فلسفہ بھی سامنے آ چکا تھا۔ جن کا کہنا تھا کہ دنیا کے ظاہری نظام کے ساتھ ساتھ ایک باطنی نظام بھی ہے جو قطبوں، ابدالوں اور اوتاروں کے سر پر قائم ہے۔ حضرت نظام الدینؒ، ابن عربیؒ کے اس نظریے سے متاثر اور متفق ہوئے۔ بلکہ اس موضوع پر آپ نے اس میں اضافہ کیا کہ "۔۔ جب ولی مقام قطبیت اور غوثیت کو طے کر کے مرتبۂ محبوبیت کو پہنچتا ہے تو اس کی ذات، مظہر الٰہی ہو جاتی ہے۔ اور اس کا ارادہ بھی، ارادۃ اللہ بن جاتا ہے۔۔"۔

بابا فریدؒ، جب نظام الدینؒ کو خلافت دے رہے تھے تو اس وقت آپ کو " نظام الدین والدنیا" کہہ کر خطاب کیا۔ اور شاید مرشد کے اسی ارشاد اور ابن عربیؒ کی تعلیمات کا اثر تھا کہ آپ نے ایک تارک الدنیا درویش کی طرح اپنے زندگی نہیں گزاری بلکہ شاہانِ وقت کے سامنے بھی اپنی پوزیشن اس طرح برقرار رکھی کہ جس طرح ابن عربیؒ کے قول کے تحت قطبوں اور ابدالوں کی تھی۔ حضرت نظام الدینؒ نے کبھی اس بات کا خود سے تو دعویٰ نہیں کیا لیکن عام طور پر یہی خیال کیا جاتا ہے کہ آپ اپنے زمانے کے " قطب " تھے۔ آپ سے حسن عقیدت و ارادتمندی رکھنے والے مسلمان "نظامی" کہلاتے ہیں۔ اور وہ آج ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔

Siddiqui Publications